السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں جو واثلہ بن اسقع کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر پڑھا (اللھم فلان بن فلان) الخ نبوی طریقہ کیا ہے کہ میت پر یہی الفاظ پڑھے جائیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا؟

یا میت کا نام لے کر یہ دعا پڑھنی چاہیئے؟ اگر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نام لے کر پڑھنا ہے تو اس کا ثبوت کس کتاب میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میت کے نام لے کر دعا کی یا راوی نے غلطی سے فلان بن فلان کہا ہے؟ اگر نام نہ لیا جائے یہ الفاظ دہرائیے جائیں تو کوئی حرج ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واثلہ بن اسقع کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ الفاظ آئے ہیں "کہ اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک فقہ عذاب القبر"۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جنازہ میں یہ دعا میت کے نام لے کر پڑھنی چاہیئے کیونکہ فلان بن فلان سے مراد ہی خاص شخص ہوتا ہے۔ صرف لفظ فلاں بن فلاں دہرا دینے کا کوئی فائدہ نہیں اس حدیث کے متعلق شیخ شمس الحق آبادی عون المعبود میں فرماتے ہیں:

"فیہ دلیل علی استحباب تسمیة المیت باسمہ واسمہ ابیہ وہذا ان کان معروفا والا جعل مکان ذلک اللھم ان عبدک او نحوہ "

از (ع-ع) (مجلة الدعوة نومبر/1994ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ